Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ ۔ ۳ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۵ اخاء ۱۳۵۸ھش ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء ۔ نمبر ۲۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ گلے میں زخم، ورم اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اعلیٰ خدماتِ دینیہ کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

وہ وقت بہت قریب ہے جب لوگ گروہ در گروہ حقیقی اسلام میں داخل ہوں گے

غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کے لئے قرآن کریم کا تدبر سے مطالعہ کریں

تنزانیہ کے گیارھویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ وہ وقت بہت قریب ہے جبکہ لوگ گروہ در گروہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوں گے۔ یہ سب کچھ آئندہ صدی میں ہوگا جو کہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ حضور نے احبابِ جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ آپ آئندہ صدی کے استقبال کے لئے خود کو تیار کریں اور اس غرض سے پورے غور اور تدبر سے قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد اس پیغام میں فرمایا ہے جو کہ جماعتِ احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے گیارھویں سالانہ جلسہ کے موقع پر ارسال کیا گیا ہے۔ یہ جلسہ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام سے ایک سو بیس میل دور مکونگو (MKONGO) کے مقام پر ۲۸۔۲۹۔۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا۔ یہ پیغام تنزانیہ کے امیر و مشنری انچارج مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے سواحیلی زبان میں ترجمہ کر کے جلسے کے پہلے روز یعنی ۲۸ ستمبر کو پڑھ کر سنایا۔ دیگر تقاریر اور پروگرام بھی سواحیلی زبان میں ہی منعقد ہوئے۔

حضور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

احبابِ جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ مورخہ ۷۔۸۔۹ تبوک ۱۳۵۸ھش کو اپنے گیارھویں سالانہ جلسہ کا انعقاد کر رہے ہیں (جلسہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۲۸۔۲۹۔۳۰ تبوک ۱۳۵۸ھش کو ہوا۔ ناقل) خدا تعالیٰ اس جلسہ کو بہت برکت دے اور ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اس جلسہ کے نتیجہ میں تنزانیہ میں اسلام و احمدیت کو فروغ نصیب ہو۔ آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم ہوئے نوے سال گزر چکے ہیں۔ اس مختصر سے عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کے ہاتھوں اسلام کا پیغام دنیا کے تمام ممالک میں پہنچ چکا ہے اور وہ وقت بہت قریب ہے جب يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے تحت لوگ گروہ در گروہ احمدیت میں داخل ہوں گے اور تمام وہ لوگ جو آج اسلام کی مخالفت میں کمربستہ رہتے ہیں اسلام کے حسن اور خوبصورتی کا شکار ہوں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

یہ سب کچھ اگلی صدی میں انشاء اللہ ہوگا۔ اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں اور جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس صدی میں خدا تعالیٰ کی نصرت آئے گی اور حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام کے خدام کے ذریعے اسلام کا جھنڈا تمام ممالک میں بلند کیا جائے گا۔ اس وقت ایسے لوگوں کی ضرورت محسوس ہوگی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو اچھی طرح سمجھ بوجھ کر قبول کیا ہو اور جو اسلام اور قرآن کریم کی حقیقی روح سے واقفیت رکھتے ہوں تا جوق در جوق نئے داخل ہونے والوں کے سامنے اسلام اس کی صحیح صورت میں پیش کیا جا سکے اور وہ حقیقی اسلامی تعلیمات پر کاربند ہو سکیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والا اور اس پر غور و فکر کرنے والا ہو۔

اسی غرض سے جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے تا ہر ملک کے لوگ اپنی زبان میں خدا کے پیغام کو پڑھ سکیں اور اپنی زندگیوں میں جاری کر سکیں۔ آپ لوگ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بہت عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ حکمت اور معرفت کے اس خزینے سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔

خدا کرے کہ آپ خدا کی اس آخری کتاب کو پڑھنے والے، اس پر غور و تدبر کرنے والے اور اس کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے والے بنیں۔

قرآن کریم کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعاؤں اور نوافل کے ذریعہ امداد کے خواہاں ہوں اور اسی لئے میں نے احبابِ جماعت کے سامنے جوبلی منصوبہ کے سلسلے میں عبادات کا ایک

(باقی صـ۸ پر)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کا افتتاح

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح بتاریخ ۲۶ اخاء/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں فرمائیں گے انشاء اللہ۔
تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ سے قبل ہی دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں تشریف لے آئیں۔

مرزا طاہر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پبلشر:۔ مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ذوالحج ۱۳۹۹ ھ
۲۵ اخاء ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلاحِ دارین کا مستحق بنانیوالے ۳ تین بُنیادی اوصاف

اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مومن کا مطمح نظر فلاح دارین کو قرار دیا ہے۔ یعنی اُس کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اس طور سے دنیا میں زندگی گزارے کہ وہ عند اللہ دنیا اور آخرت دونوں میں سرخرو قرار پا سکے۔ اسی لئے اُس نے مومنوں کو یہ دُعا سکھائی ہے کہ:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(البقرہ آیات ۲۰۲، ۲۰۳)

ترجمہ:۔ ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی دے اور آخرت میں (بھی) کامیابی دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی (وہ لوگ) ہیں جن کے لئے ان کی (نیک) کمائی کے سبب سے (ثواب کا) ایک بہت بڑا حصہ (مقدر) ہے۔ اور اللہ (بہت) جلد حساب چکا دیتا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دُنیا اور آخرت کی کامیابی ہی حقیقی مومنوں کا اصل مطمح نظر ہوتی ہے۔ اور یہ مطمح نظر ان کی زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ہر ایک حرکت و سکون پر حاوی ہوتا ہے۔ سابقہ امتوں کا بھی یہی مطمح نظر تھا جبھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے بھی اپنے متبعین کے لئے اپنے رب کریم سے یہی دُعا مانگی کہ:۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ

(الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ اور تُو ہمارے لئے اس دُنیا میں بھی کامیابی لکھ اور آخری زندگی میں بھی (ہمارے لئے کامیابی مقدر کر)، ہم تو تیری طرف آگئے ہیں (یعنی تیرے ہی ہو رہے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فلاح دارین کو اپنا مطمح نظر بنانے ہی کی تلقین نہیں کی ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کون سے اوصاف ہیں جنہیں اپنے اندر پیدا کرنے سے وہ اس قابل بن سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے لئے دنیا اور آخرت کی حقیقی کامیابی مقدر کر دے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ نے اپنے متبعین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی کہ اے خُدا! تو ہمارے لئے اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یعنی دونوں جہانوں میں کامیابی مقدر کر دے تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے اندر علی الخصوص تین اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ پس میں ضرور اس کو (یعنی فلاح دارین کو) ان لوگوں کے لئے مقدر کروں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ فلاح دارین کے حصول کے لئے مومنوں کا تقویٰ اللہ، انفاق فی سبیل اللہ اور ایمان بآیات اللہ سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ماموریت من اللہ پر صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ (بقیہ صفحہ ۷ پر)

ستارہ اور گلیکسی

(پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نوبل انعام ملنے پر)

قوتیں چار ہیں عناصر میں
جن سے جوہر کے کھیل ہیں سارے
ربطِ ہستی انہی سے ہے قائم
گھومتے ہیں انہی سے سیارے

پر کہاں سے ہے "ثقل کش قوت"؟
"مقناطیسی و برقیاتی" بھی؟
"اعلیٰ قوت" کہاں سے آئی ہے؟
کیا حقیقت ہے "ادنیٰ قوت" کی؟

نہ کھلا بھید یہ کسی سے بھی
سالہا سال زور گو مارا
"ایک قوت کے چار مظہر ہیں"
راز کھولا سلام نے سارا

وحدتِ حق تھی راہبر اس کی
جلد منزل کو پا گیا راہی
کیسی نعمت ہے یہ مسلمانی
اس پہ قربان صد شہنشاہی

نوبل انعام لے گیا ہے سلام
جس کا تھا مستحق یہ مدت سے
اب تو اپنا رہے ہیں سب اس کو
کس محبت سے کتنی شدت سے!

اہلِ اسلام کو مبارک ہو
اک نئی صبح ہو رہی ہے طلوع
علم اور معرفت کا مشرق سے
اک نیا دور ہو رہا ہے شروع

علم و حکمت میں دین و دنیا میں
اپنے بڑھنے کی پیشگوئی ہے
بات پوری ہوئی مسیحا کی
آگے دیکھے جو اہل کوئی ہے

احمدیت کا یہ سپوت! ظفر!
کیسا روشن ہے کیا ہی پیارا ہے!
کاش یہ بھی سمجھ سکے دُنیا
کس گلیکسی کا یہ ستارا ہے

راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید اور اس کی قربانیاں

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

(الحج آیت ۳۵)

اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تاکہ ان چارپایوں پر جو اللہ نے ان کو بخشے ہیں اللہ کا نام لیں۔

پھر ارشاد ہے۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ

(الحج آیت ۳۷)

اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو بھی قابلِ عزت بنایا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت بھلائی ہے۔ پس تم انہیں صفوں میں کھڑا کرکے ان پر خدا کا نام لو۔ اور جب ان کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان کے گوشت میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت کی وجہ سے پریشان ہیں۔

عید ایک عربی لفظ ہے اس کے معنی باربار آنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاحاً عید ایسی اجتماعی خوشی کے دن کو کہا جاتا ہے جو بار بار آئے۔ اسلام میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایک جمعہ کی عید ہے جو ہر سات دنوں کی فرض نمازوں کے بعد آتی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق یہ عید دوسری عیدوں سے زیادہ اہم اور زیادہ افضال و برکات کی حامل ہے اور جمعہ کی اجتماعی نماز اور خطبہ کے متعلق ارشاد خداوندی بھی ہے کہ جب نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو دنیوی امور چھوڑ کر اس کے لئے فوری حاضری دی جائے۔

دوسرے عید الفطر ہے جو ہر سال ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرض عبادت کے بعد آتی ہے۔ اس کا نام عید الفطر اس لئے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد اس عید کے ذریعہ مومنوں کی افطاری ہوتی ہے۔ اسے عرف عام میں چھوٹی عید بھی کہا جاتا ہے۔

تیسرے عید الاضحیٰ ہے جو قربانیوں کی عید ہے اور اضحیٰ کے معنے عربی زبان میں قربانیوں کے ہیں (اور یہ اضحاۃ کی جمع ہے) اس عید کو عید الاضحیہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض لوگ اسے عید الضحیٰ کہتے یا لکھتے ہیں جو درست نہیں۔ ضحیٰ عربی زبان میں صبح کو کہا جاتا ہے۔ اور عید الضحیٰ کے معنی صبح کی عید ہوئے اور یہ صحیح نہیں۔ اس عید کا دوسرا نام اسلامی اصطلاح میں یَوْمُ النَّحْر بھی ہے جس کے معنی قربانی والے دن کے ہیں۔ اور یہ دونوں نام یعنی عید الاضحیٰ (یا عید الاضحیہ) اور یوم النحر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تجویز فرمودہ ہیں۔

(ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ باب العیدین)

عرف عام میں اس کو "بڑی عید" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور یہ ہر ذی استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ حرم پاک میں حج کے مخصوص ایام میں جو قربانیاں دی جاتی ہیں قرآن کریم اور احادیث میں ان قربانیوں کے لئے ھَدْی کا لفظ آیا ہے اور جو قربانیاں لوگ اپنے اپنے گھروں میں دیتے ہیں ان کے لئے اضحیٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عید الاضحیٰ ہجرت کے دوسرے سال میں شروع ہوئی (زرقانی اور تاریخ الخمیس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا وصال ۱۱ھ میں ہوا۔ اس لحاظ سے حضور کے عہد مبارک میں گویا نو یا دس بڑی عیدیں آئیں۔ اور اس کے مقابل آپ نے صرف ایک دفعہ حج کیا اور یہ وہی حج ہے جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے اور حضور نے ہجرت کے دسویں سال میں ادا فرمایا تھا (طبری و فتح الباری شرح بخاری) اور اس کے صرف اڑہائی ماہ بعد آپ کا وصال ہوگیا۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے ہوا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۂ حج رکوع ۴ میں ارشاد باری موجود ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اپنے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو مکہ کی بے آب غیر آباد اور غیر ذی زرع وادی میں ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چھوڑ آئے جہاں زندگی کی بقا کا کوئی سامان موجود نہ تھا اور یہ دراصل اس خواب کی تعبیر تھی جس میں آپ نے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرتے دیکھا تھا۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں تفصیل سے موجود ہے۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے انسانی جان کی قربانی کی بجائے جانور کی قربانی مقرر فرمائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ

یعنی اس قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان قربانی کا صلہ عطا فرمایا جو رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔ فی الاصل اس میں یہ سبق اور جذبہ رکھا گیا کہ

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور انسانی قربانی کی ظاہری شکل بدل گئی اور یہ اس لئے ہوا کہ حضرت ابراہیم اور ان کے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے عالمگیر شہرت کے حامل حضرت سید ولد آدم فخر انبیاء خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بابرکت و مقدس وجود پیدا ہونے والا تھا اور جو اس وادی غیر ذی زرع میں تولد ہوا لیکن جن کی آمد آمد بہاروں کی نوید جانفزا لائی اور جن کے بشیر اور سدا بہار ثمرات سے کل عالم متمتع ہوا اور جن کے دم قدم سے روحانیت کی دنیا میں بھی بہار آگئی۔ ایسی بہار جو دائمی ہے اور تا قیامت جس کا دور ممتد ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا:۔

أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ

(تاریخ الخمیس)

یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں۔

عید الاضحیٰ کی قربانیاں اس مقدس قربانی کی یادگار ہیں۔ اور عید الاضحیٰ کی نماز صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو حج نہیں کر رہے ہوتے اور یہ نماز حج میں نہیں ادا کی جاتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حج کے جملہ ارکان بذاتِ خود ایک بہت بڑی عید کا درجہ رکھتے ہیں اور ان میں عبادت مومنوں کا اجتماع قربانی، تبتل الی اللہ، خوشی، ملاقات اور اس دن کا بار بار عود کرنا پایا جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے عید الاضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجی مقیم لوگوں کے لئے رکھی ہے تاکہ جہاں ایک طرف حج کی عبادات بجا لانے والے حاجی یہ عید منا رہے ہوں وہاں وہ لوگ جو حج کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یا کسی مجبوری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتے۔ وہ اکناف عالم میں اپنی اپنی جگہ عید کی نماز ادا کرکے اور قربانیاں دے کر اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کریں۔ جس کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوئی۔

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قربانی دی اور اپنے صحابہ کو بھی ہمیشہ اس امر کی تلقین فرماتے رہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ

عن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی (ترمذی)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے اور آپ نے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں قربانی کی۔

اسی طرح آپ نے یہ وصیت بھی فرمائی کہ میرے بعد اس پر عمل جاری رہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تاکید فرمائی کہ میری طرف سے بھی قربانی کرتے رہنا۔ یہ حدیث اس طرح مروی ہے:۔

عن حنش قال رأیت علیاً رضی اللہ عنہ یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ

(ابوداؤد)

یعنی حنش روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دو دنبے قربان کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دنبوں کی قربانی کیسی ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے (آپؐ کی وفات کے بعد بھی) قربانی کرتا رہوں۔ سو میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔"

احادیث میں وارد ہے۔

عن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ و سلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذالک فقد اصاب سنتنا

(بخاری و مسلم)

یعنی حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عیدالاضحیٰ کے دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ اس دن پہلا کام یہ کرنا چاہیئے کہ انسان عید کی نماز ادا کرے۔ اور پھر اس کے بعد قربانی دے۔ سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی دینے والا حضور کی سنت پر عمل کرتا ہے۔ اور صاحب استطاعت شخص پر قربانی واجب ہے۔ ایک اور موقعہ پر حضورؐ نے فرمایا۔

من وجد سعۃً ولم یضح فلا یقربن مصلانا

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

یعنی جس شخص کو مالی لحاظ سے توفیق حاصل ہو اور پھر بھی وہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہ کرے اس کا کیا کام ہے کہ وہ ہماری عیدگاہ میں آکر نماز میں شامل ہو۔

اور حضرت نبی پاکؐ کے ان ارشادات پر صحابہؓ کا عمل رہا۔ چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ

عن جبلہ بن سحیم ان رجلاً سأل ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبة ھی فقال ضحّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم والمسلمون فاعادھا علیہ فقال اتعقل ضحّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون.

(ترمذی)

یعنی جبلہؓ ابن سحیم روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی قربانی کرتے تھے اور آپؐ کی اتباع میں صحابہؓ بھی کرتے تھے۔ اس شخص نے اپنے سوال کو پھر دوہرایا اور کہا کیا قربانی واجب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تم میری بات نہیں سمجھ سکے۔ میں کہتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی قربانی کیا کرتے تھے اور آپ کی اتباع میں دوسرے مسلمان بھی کیا کرتے تھے۔

اور قربانی محض اس لئے نہیں ہے کہ صرف اس کا گوشت کھایا جائے بلکہ یہ ایک سنت ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن زید بن ارقمؓ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ما ھذہ الاضاحی قال سنة ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللہ قال بکل شعرۃٍ حسنة"

(ابن ماجہ و مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

یعنی زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ عیدالاضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے جد امجد ابراہیمؑ کی جاری کی ہوئی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس میں کیا فائدہ کی بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کیلئے ایک نیکی ہے۔ جو اسے خدا سے اجر پانے کا مستحق بنائے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ دو اور حدیثیں عید کی قربانیوں کی اہمیت سے متعلق اس طرح ہیں۔

ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم (ترمذی)

یعنی خدا تعالےٰ کی نظر میں عیدالاضحیٰ کے دن انسان کا کوئی عمل قربانی کے جانور کو ذبح کرنے اور اس کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں۔

اسی طرح ارشاد نبوی ہے۔

عن عائشةؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش ثم ذبحه ثمّ قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمدٍ (صحیح مسلم)

یعنی حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک عید کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبہ منگوایا پھر آپ نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اور ذبح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ دنبہ خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں اور پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ تو اس قربانی کو محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے قبول فرما۔

احادیث اور سنت نبوی کے علاوہ قرآن کریم میں بھی ارشادات خداوندی قربانیوں کے بارے میں موجود ہیں۔ ویسے تو سنت نبوی کی اتباع ہی اس امر کی ضامن ہے کہ سنت پر عمل کرنا اللہ تعالےٰ کی رضا کا موجب ہے جیسا کہ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(سورۃ احزاب ع ۳)

یعنی اے مسلمانو تمہارے لئے رسول اللہ کی سنت میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ جسے تمہیں اپنی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔

پھر قرآن کریم نے بار بار اطاعت رسولؐ کا ارشاد فرمایا ہے مثلاً

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

یعنی اے مسلمانو خدا کی اطاعت کرو اور اس کے ساتھ ساتھ رسول کی بھی اطاعت کرو۔

پھر ارشاد خداوندی قرآن کریم میں اس طرح ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

(سورہ کوثر)

یعنی اے رسول ہم نے تجھے اسلام کے ذریعہ ایک وسیع اور کامل نعمت عطا کی ہے۔ اب تجھے اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے چاہیئے کہ خدا کی عبادت ادا کر اور اس کے راستہ میں قربانی دے۔ اس کے نتیجہ میں دین و دنیا کی نعمتیں تیری طرف بھی آئیں گی۔ اور تیرا دشمن خیر و برکت سے محروم رہے گا۔

سورہ کوثر مکہ کے آخری زمانہ میں نازل ہوئی تھی (فتح القدیر امام شوکانی) جبکہ ابھی تک کعبہ کفار کے قبضہ میں تھا اور حج بھی ابھی فرض نہیں ہوا تھا۔ اس لئے اس سورۃ میں نحر یعنی قربانی سے مراد حج کی قربانی نہیں ہے بلکہ عام قربانی مراد لی جائیگی جس کا سب سے بڑا اور سب سے وسیع موقعہ عیدالاضحیٰ کے ایام ہیں اور عیدالاضحیٰ کا دوسرا نام یوم النحر بھی ہے۔

مزید برآں اللہ تعالےٰ نے سورۃ بقرہ میں حج کے احکام کے ضمن میں ارشاد فرمایا ہے۔

فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

(سورہ بقرہ)

یعنی اے مسلمانو! اگر تم کسی مجبوری کے نتیجہ میں حج سے روک دیئے جاؤ تو تمہیں چاہیئے کہ اس کے کفارہ کے طور پر خدا کے راستہ میں اپنی طاقت کے مطابق قربانی دو۔

اس آیت میں واضح طور پر یہ ارشاد موجود ہے کہ اگر کسی وجہ سے حج نہ ہوسکے تو قربانی دینی چاہیئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

تالیاں بجانے کی غیر اسلامی حرکت پر حضرت مصلح موعودؓ کی شدید ناراضگی

حضورؓ نے میچ بند کروا دیا اور تقریب سے اٹھ کر واپس تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت احمدیہ کو اپنے باون سالہ دورِ خلافت میں ایک مضبوط چٹان بنانے کا اہم اور عظیم الشان کارنامہ کمال خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ نے تعلیم و تربیت اور تنظیم کا ایک ایسا لامتناہی سلسلہ قائم فرمایا کہ جماعت کا ایک ایک فرد اس الٰہی نظام کا مضبوط اور متحد جزو بن گیا اور یوں آپ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے وہ بنیاد مہیا فرما دی کہ اس پر ثریا تک بھی عمارت کسی کجی کے بغیر سیدھی ہی بلند ہوتی چلی جائے گی۔ حضور رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ نظام کی بنیاد احباب جماعت کی بھرپور اسلامی تربیت پر تھی۔ آپ کی دُور رس نگاہ جان گئی تھی کہ افراد کی تربیت کا معیار اونچا ہو تب ہی وہ ایک مضبوط چٹان کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اگر فرد کی ذاتی زندگی اس اسلامی معیار کا نمونہ نہ ہو تو انتہائی نیک نیتی سے کئے گئے اقدامات بھی نقش بر آب ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لئے حضور رضی اللہ عنہ کی سب سے زیادہ توجہ جماعتی تربیت پر ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے خلیفہ برحق کی حیثیت سے آپ کا کام تجدید و احیائے دین تھا جو اس بات کا تقاضہ کرتا تھا کہ جماعت میں کوئی غیر اسلامی اور غیر شرعی حرکت نہ پنپ سکے اور کوئی بدعت نہ جنم لے سکے۔ چنانچہ حضورؓ کی نظر اور بے مثال قوتِ مشاہدہ نہایت باریک باتوں پر بھی نہایت کڑا احتساب کرتی تھی۔ تاریخ احمدیت جلد نہم کے صفحہ ۴۲۶ پر ایک ایسا ہی واقعہ تحریر ہے جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کی بے مثال قائدانہ صلاحیتوں اور جماعت کی تربیت کے لئے ہر وقت مضطرب رہنے کا آئینہ دار ہے۔

میچ بند کرنے کا حکم

۲۲ تا ۲۴ اخاء (اکتوبر) کو مجلس خدام الاحمدیہ کا پانچواں مرکزی سالانہ اجتماع تھا۔ اجتماع کے تیسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مقام اجتماع (دارالشکر کے شمالی میدان) میں دن کے بارہ بج کر پانچ منٹ پر تشریف لائے۔ اور کبڈی کا فائنل میچ شروع ہوا۔ میچ کے دوران بعض ناسمجھ اور غیر تربیت یافتہ خدام اور اطفال نے کھلاڑیوں کو داد دینے کے لئے تالیاں بجائیں جس پر حضورؓ نے فوری ردّ عمل کا اظہار فرمایا اور اس غیر اسلامی حرکت پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے حکم دیا کہ میچ بند کر دیا جائے۔ پھر فرمایا کہ چونکہ اسلامی تعلیم کے خلاف عمل کیا گیا ہے اس لئے جلسہ برخاست کیا جاتا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؓ اسی وقت واپس تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ساڑھے چار بجے حضورؓ نے یہ پیغام بھیجا کہ خدام قصرِ خلافت میں آ جائیں تو میں ملاقات کر لوں گا۔ پانچ بجے خدام تنظیم کے ساتھ قصرِ خلافت میں حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؓ نے خدام کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ خدام پھر اپنے کیمپ میں لوٹے اور آٹھ بجے کے قریب اجتماع کی بقیہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی قرارداد

چونکہ تالیاں بجانے کی ناروا اور سراسر غیر اسلامی حرکت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شدید خفگی کا موجب بنی تھی اور اس کی اوّلین ذمہ داری مجلس عاملہ مرکزیہ اور قائدین اور زعماء مجالس پر عائد ہوتی تھی اس لئے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فوراً ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

"ہم میں سے بعض ناتربیت یافتہ خدام و اطفال کی طرف سے ایک آدابِ اسلامی کے خلاف سرزد ہونے والی حرکت کے باعث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم سے ناراض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک کے تاریخی حالات سے ثابت ہے کہ جب بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کی طرف سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہوگئی جس کا نتیجہ حضورؐ کی ناراضگی ہوا تو ان اصحاب رسولؐ نے اس لغزش کی پاداش میں اپنے پر کوئی سزا وارد کر لی اور یہ سزا ان کی توبہ اور اصلاح کا موجب ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسوۂ حسنہ ہم نوجوانانِ احمدیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ چنانچہ اس اسوہ کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ چونکہ اس کی اوّلین ذمہ داری مجلس عاملہ مرکزیہ اور قائدین اور زعماء پر ہے۔ اسی لئے وہ سب پانچ روزے رکھیں۔ روزہ ہر اتوار کے روز رکھا جائے۔ دیگر اراکین تین روزے رکھیں اور اس حرکت کے قصوروار خدام کے لئے یہ اضافہ ہے کہ علاوہ تین روزوں کے وہ پہلے روزہ میں اعتکاف بیٹھیں اور ہفتہ (۳۰ اخاء) کی مغرب سے اتوار کی مغرب تک کا وقت مسجد میں گزاریں۔ روزوں میں سب خدام خدا تعالیٰ کے حضور پوری توجہ اور الحاح کے ساتھ استغفار کریں۔ یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ اس ریزولیوشن کی تعمیل ہر مقام کی مجلس کے لئے لازمی اور ضروری ہے اور جملہ قائدین، زعماء اور قصوروار خدام انفرادی طور پر تعمیل کے بعد دفتر مرکزیہ کو رپورٹ کریں۔

قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، صدر مجلس انصار اللہ اور الفضل کو بھجوائی جائیں۔"

(الفضل ۲۶ اخاء (اکتوبر) ۱۹۴۳ء) بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نہم ص ۴۲۶)

یوں مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خداداد غیر معمولی بصیرت اور ذہانت نے جماعت میں ایک غیر اسلامی رسم کو جڑ پکڑنے سے پہلے ہی اکھاڑ پھینکا اور یہ واقعہ تاریخ احمدیت میں اسلامی رسوم و عقائد کی پاسداری اور غیرت کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک یادگار بن گیا۔

احباب جماعت کو یہ بات اپنے ذہنوں میں بٹھا لینی چاہئے اور اپنی روحوں کے نہاں خانوں میں سختی سے بسا لینی چاہئے کہ غیر اسلامی حرکت چھوٹی سے چھوٹی بھی ہو تو وہ ناقابلِ برداشت ہے کیونکہ اس سے ایک ایسا ناسور جڑ پکڑتا ہے جو کہ سرطان کی طرح سارے جسم میں اپنی منحوس جڑیں پھیلا دیتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم ہر غیر اسلامی رسم اور عادات کا قلع قمع کرنے والے ہوں۔

قال اللہ اور قال الرسول ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تربیت کا مستحکم معیار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہو۔

احباب جماعت کو یاد رہے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے درد اور دل سوزی سے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر برائے خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنیوالے احباب

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ مع مقام وضلع	ادا کردہ رقم
۳۵۱	مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب حویلی وساوا ضلع ساہیوال	۵۰۰۔۰۰
۳۵۲	" میر احمد صاحب جنجوعہ وہاڑی منڈی	۵۰۰۔۰۰
۳۵۳	" چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ وہاڑی شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۵۴	مجلس خدام الاحمدیہ مظفر گڑھ شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۵۵	مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب انکاری صدر جماعت احمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۵۰۰۔۰۰
۳۵۶	مجلس خدام الاحمدیہ فضل آباد ضلع تھرپارکر	۵۰۰۔۰۰
۳۵۷	مکرم مبشر احمد صاحب اڈہ چھبیل ضلع لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۵۸	محترمہ رحیم بی بی صاحبہ " "	۵۰۰۔۰۰
۳۵۹	مکرم مبشر احمد صاحب " " منجانب مکرم چوہدری غلام محمد صاحب	۵۰۰۔۰۰
۳۶۰	" فضل احمد صاحب شالامار ٹاؤن لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۶۱	مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۶۲	محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حق خان صاحب گلشن اقبال کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۶۳	مکرم مبشر ناصر احمد صاحب دستگیر کالونی کراچی منجانب مکرم عطا محمد صاحب وقاضی عزیز الدین صاحب (مرحومین)	۵۰۰۔۰۰
۳۶۴	مکرم سید خالد جمیل صاحب مع اہل وعیال عزیز آباد کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۶۵	" محمد داؤد صاحب " "	۵۰۰۔۰۰
۳۶۶	" عبد الرحمٰن صاحب مظفر گڑھ شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۶۷	" ملک مظفر احمد صاحب مع بچگان واہلیہ مرحومہ سلیمہ خاتون صاحبہ مغلپورہ۔ لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۶۸	مکرم چوہدری نصیر الدین ہمایوں صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۶۹	" مبارک احمد صاحب اوورسیر شیخوپورہ شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۷۰	" محمد اشرف صاحب چغتائی راولپنڈی صدر	۵۰۰۔۰۰
۳۷۱	" پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب گوجرہ ضلع فیصل آباد	۵۰۰۔۰۰
۳۷۲	" رائے منیر احمد صاحب کھنگر حاکم والا ضلع شیخوپورہ	۵۰۰۔۰۰
۳۷۳	" چوہدری رحمت اللہ وحشمت اللہ صاحبان چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰۰۔۰۰
۳۷۴	" عبد المنان فیاض صاحب ایم۔اے ابن مکرم حکیم محمد رمضان صاحب میانی ضلع سرگودھا	۵۰۰۔۰۰
۳۷۵	" محمد فضل اسحاق ظفر اللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰۰۔۰۰
۳۷۶	" چوہدری افتخار احمد صاحب چک ۴۹ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰۰۔۰۰
۳۷۷	" عبد القادر صاحب مع اہل وعیال دار الذکر لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۷۸	" مرزا علی احمد صاحب محمد نگر لاہور	۵۰۰۔۰۰
۳۷۹	مجلس خدام الاحمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۵۰۰۔۰۰
۳۸۰	مکرم محمد علی صاحب قائد مجلس ڈرگ روڈ کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۸۱	" نذیر احمد صاحب مظہر ایم۔اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر (جھنگ)	۵۰۰۔۰۰
۳۸۲	مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۸۳	مکرم شیخ نوید احمد صاحب 8-A ڈیوس روڈ لاہور	۵۲۰۔۰۰
۳۸۴	" سید نعیم احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۸۵	" غیور منان صاحب لاہور کینٹ	۵۰۰۔۰۰
۳۸۶	مجلس خدام الاحمدیہ لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰۔۰۰
۳۸۷	مکرم نفیس احمد صاحب ابن حافظ شفیق احمد صاحب مرحوم ربوہ	۵۰۰۔۰۰
۳۸۸	" انوار الحق صاحب میرین انجینئر کراچی	۵۰۰۔۰۰
۳۸۹	" چوہدری محمد حیات صاحب رکھ چراگاہ ضلع سرگودھا	۵۰۰۔۰۰
۳۹۰	" عبد الحمید صاحب گھمن حاجی پورہ سیالکوٹ شہر	۵۰۰/-
۳۹۱	مجلس خدام الاطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۹۲	محترمہ والدہ صاحبہ فخر الحق صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰۔۰۰
۳۹۳	مکرم ملک رشید احمد صاحب ریحان محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر	۵۰۰۔۰۰
۳۹۴	مجلس خدام الاحمدیہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر	۵۰۰۔۰۰

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ) (باقی)

حسن خاتمہ کی فکر کریں اور اعمال صالحہ بجا لائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلصین جماعت سے فرماتے ہیں :۔

"یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُر خطر اور پُر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے بڑے زور اور شور کے ساتھ جھٹکے دیکر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسنِ خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمالِ صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالےٰ کے اس غیر متبدّل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔" (فتح اسلام)

—— ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ ——

ساہیوال میں مجلس مذاکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتاریخ ۱۲ر اکتوبر بعد از نماز جمعہ مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ پر مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ جس کا اہتمام مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناظم انصار اللہ و پروفیسر محمد طفیل صاحب و میجر منظور احمد صاحب امیر مقامی نے دوستوں کے تعاون سے کیا جس میں مقامی احباب کے علاوہ تیس ۳۰ کے قریب غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے آدھ گھنٹہ عقائد جماعت احمدیہ پر بڑے عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت، نزولِ مسیح اور دجال کی حقیقت کو واضح کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ عظیم الشان روحانی انقلاب کو آشکار کیا۔ بعد ازاں دوستوں نے بعض سوالات کئے جن کے آپ نے تسلی بخش جواب دیئے۔

اس کے بعد سب احباب نے دوستانہ ماحول میں چائے اور ماحضر تناول کیا اور دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مجلس کے عمدہ نتائج برآمد کرے اور یہ علاقہ احمدیت کے نور سے جلد روشن ہو جائے۔ اللّٰھم آمین

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہیوال شہر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری امی جان (اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب چیمہ ربوہ) کا آنکھ کے ناخونہ کا آپریشن محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے ۲۰ر اکتوبر کو کیا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل وعاجل شفا عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد پیدا ہونے والی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمد قدرت اللہ محمود چیمہ پٹھ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو بائیں گردہ میں ۵ار تاریخ سے درد ہے جو مسلسل جاری ہے۔ احباب کی خدمت میں صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (منشی اللہ دتہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بادو مونی ضلع گجرات)

۳۔ میرا بیٹا نور احمد عزیز ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا بخشے۔ آمین (عطاء اللہ باجوہ۔ گلشن پارک لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

یاد رکھنے کی تین باتیں

عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ کے تمام ملکی۔ صوبائی۔ ضلعوار اور مقامی امراء کی یاد دہانی کے لئے ایک مرتبہ پھر گزارش ہے کہ وہ ان تین باتوں کا خیال رکھیں:۔

اوّل۔ جو مخلصین الٰہی منشاء کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوا چکے ہیں۔ ان کی طرف سے کل وعدہ کا ۶/۱۰ وصول ہو جانا چاہیئے۔

دوم۔ وہ مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے وہ اپنے وعدوں کو بڑھائیں۔

سوم:۔ جو مخلصین اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ شروع تحریک کے وقت وہ برسرِ کار نہ تھے انہیں تحریک کی جائے کہ وہ اب وعدہ لکھوا دیں۔ انہیں ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

بادبانی کشتی رانی کے مقابلوں میں کامیابی

عزیزم مکرم آصف عمر نے جو کہ مجلس اطفال احمدیہ صدر کراچی کے سائق ہیں۔ بادبانی کشتی چلانے میں اعزاز حاصل کیا ہے وہ آل پاکستان قومی چیمپئن شپ ۱۹۷۹ء کے جونیئرز مقابلوں میں رنراپ قرار دیئے گئے۔ یہ مقابلے اس ماہ کراچی کی بندرگاہ کے اندر اور کھلے سمندر میں ہوئے۔ سمندر میں شدت کے باعث بعض کشتیاں الٹ بھی گئیں لیکن آصف عمر نے ملاحی کے عمدہ معیار کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کامیابی حاصل کی اور رنراپ کپ جیتا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے یہ اعزاز علمی اور سپورٹس میدانوں میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(شمیم احمد۔ سیکرٹری جوبلی فنڈ جماعت احمدیہ کراچی)

زیور کی زکوٰۃ کے لئے تاکیدی ارشاد

"عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے۔ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ آپ نے فرمایا تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔"

(کتاب الزکوٰۃ الفصل الثانی)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے اس لئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ ازراہِ کرم جلد از جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے اور ناراضگی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اداریہ (بقیہ از صفحہ ۲)

ضروری ہے کہ تقویٰ اختیار کرکے اُس کی کامل پیروی اور اتباع کرتے ہوئے باریک در باریک رگ گناہ سے بچیں اور نیکی کی باریک راہوں پر چلیں، خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے اپنے اموال خرچ کرکے اُس کے مددگار بنیں اور اُسی کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جو نشان ظاہر فرمائے ان پر دل و جان سے ایمان لائیں اور ان کی قدر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ انہیں قبولیت کا شرف عطا کرکے ان کے لئے اس جہان اور اگلے جہان کی فلاح مقدر کر دے گا یعنی اس دُنیا میں بھی وہ عنداللہ سُرخرو ہوں گے اور اگلے جہان کی سرخروئی بھی ان کے حصہ میں آئے گی۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو تقوی اللہ، انفاق فی سبیل اللہ اور ایمان بآیات اللہ کے ہر سہ اوصاف سے متصف کر دکھایا تھا اور اس طرح ان کے اندر فلاح دارین کے حصول کی پوری پوری اہلیت پیدا کر دی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں ان کے دونوں جہانوں میں کامیاب و بامراد ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۸)

ترجمہ:۔ وہ (لوگ) جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے۔ جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور بری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاکیزہ چیزیں اُن پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو اُن پر لدے ہوئے تھے) اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈلے ہوئے تھے وہ ان سے دُور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اُس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اُس نُور کے پیچھے چل پڑے جو اُس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ (دنیا اور آخرت میں) بامراد ہوں گے۔

اس آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ان کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں بُری باتوں کے ارتکاب سے بکلّی محفوظ کرکے اور نیک باتوں پر عمل پیرا کرکے انہیں تقویٰ کے وصف سے متصف کر دکھایا تھا اور خدا کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کا جوش ان میں پیدا کر دیا تھا اور آپؐ کے ساتھ نازل ہونے والے نور کی پیروی کے نتیجہ میں خدائی نشانوں کی قدر کے جذبہ سے انہیں بھر دیا تھا۔ اسی لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور سرخروئی ان کے لئے مقدر کر دی گئی تھی اور اسی لئے وہ دونوں جہانوں میں فائز المرام قرار پائے۔

الغرض تقوی اللہ، انفاق فی سبیل اللہ اور ایمان بآیات اللہ وہ بنیادی اوصاف ہیں جن سے حقیقی مومن فلاح دارین کے مستحق بنتے ہیں اور مامورین الٰہی لوگوں کو ان بنیادی اوصاف سے متصف کرنے کی غرض سے ہی مبعوث کئے جاتے ہیں۔ یہی اُن کی بعثت کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے ذریعہ ہی وہ دنیا میں انقلاب عظیم کی طرح ڈالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے

جاپان میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام اسلام کا دوسرا مرکز قائم کر دیا گیا

نیا مرکز جاپان کے تیسرے بڑے شہر یوکوہاما میں مغفور احمد صاحب منیب نے قائم کیا ہے

وکالت تبشیر نے اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جاپان کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کا دوسرا تبلیغی مشن قائم ہو گیا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ دوسرا مرکز جاپان کے تیسرے بڑے شہر یوکوہاما میں مکرم مغفور احمد صاحب منیب کے ذریعے ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو قائم کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے دنیا کے سب سے بڑے شہر اور جاپان کے دار الحکومت ٹوکیو میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی مشن قائم ہے جس کے مبلغ انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ہیں۔

مکرم مغفور احمد صاحب منیب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر یوکوہاما تشریف لے گئے ہیں جہاں پر ان کو ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں جاپانی زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ مل گیا ہے۔ مغفور صاحب جاپان میں محض ایک طالبعلم کے طور پر نہیں بلکہ معلم کی حیثیت سے بھی وہاں گئے ہیں اور اس تعلیم کے دوران وہ اس علاقہ میں مبشر اسلام کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

مبلغ انچارج جاپان مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے ایک خط میں اس مرکز کے قیام کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یوکوہاما کا شہر جاپان کے چار بڑے جزائر میں سے سب سے بڑے جزیرے ٹوکیو کے بہت قریب واقع ہے۔ یوکوہاما تجارت کا مرکز ہے اور نہ صرف جاپان کی انتہائی مشہور و معروف بندرگاہ ہے بلکہ سارے مشرق بعید میں سمندری تجارت کا بھی مشہور مرکز شمار ہوتا ہے۔

مکرم عطاء المجیب صاحب نے لکھا ہے کہ دس سال قبل جب جاپان میں احمدیہ مسلم مشن از سر نو قائم کیا گیا تو اس کا مرکز ٹوکیو قرار پایا جو ملک کا دار الحکومت اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ۱۹۷۸ء تک یہ مشن SETAGAYA کے وارڈ میں تھا اس کے بعد EDOGAWA وارڈ میں منتقل ہو گیا جو کہ ٹوکیو شہر کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ امسال جو نیا مشن قائم ہوا ہے وہ یوکوہاما کے ASAHI وارڈ میں قائم کیا گیا ہے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ اس نئے مرکز جماعت کو اسلام کی ترقی کا ذریعہ بنائے اور صحیح معنوں میں اشاعت اسلام کا مرکز بنا دے۔ آمین

تنزانیہ کے گیارھویں جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ کا پیغام ـ بقیہ صفحہ اول

پروگرام تجویز کیا ہے جس پر خلوص نیت اور صدق دل سے عمل کرنے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ ہم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دے گا اور ہمیں قرآن کریم کے علوم و معارف سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے گا اور احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق بخشے گا۔

پس اس وقت میں آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ آئندہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے کے استقبال کے لئے خود کو تیار کریں اور اس غرض کے لئے پورے غور اور تدبر سے قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ پوری پابندی سے اس کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اپنے نفوس کے تزکیہ کے لئے دعاؤں، نوافل اور عبادات کے ساتھ خدا تعالیٰ کی امداد کے طالب ہوں۔

خدا تعالیٰ ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے ہمیں قرآن حکیم کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا کے تحت داخل ہونے والوں کے لئے نیک نمونہ بن سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کے مال میں اور جانوں میں برکت دے آمین۔ والسلام

(دستخط)

(مُہر) خلیفۃ المسیح الثالث

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ولادت

مورخہ ۵/۱۰/۷۹ بروز جمعۃ المبارک حامد جاوید صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد علی صاحب کا پوتا اور مکرم بابو بشارت احمد صاحب کاہلوں ایس ٹی ریلوے فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو دین کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

حبیب احمد مربی سلسلہ چک ۱۹۸ ر ب لٹھیانوالہ
ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھو الشافی
CNC

ASTHMA CURE — دمہ کیور
CATARRH CURE — نزلہ کیور
COLD CURE — زکام کیور
COUGH CURE — کھانسی کیور
HOARSENESS CURE — آواز کیور
NASAL CURE — ناک کی کیور
TONSILS CURE — ٹانسلز کیور

نیز تمام پرانی امراض کی کیورز (CURES) جن پر مندرجہ بالا ٹریڈ مارک نمایاں ہوتا ہے ۵/- روپے فی کیور کے حساب سے ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ ایجنسی اور شرائط کاروبار کے لئے رابطہ پیدا کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

الکرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزم مکرم مجید احمد بشیر ایم ایس سی جو عزیزم مکرم حنیف احمد محمود شاہد واقف زندگی کے برادر اصغر ہیں نصرت جہاں سکیم کے تحت تدریسی پروگرام کے لئے غانا (مغربی افریقہ) بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز کا وہاں جانا دین اور دنیا کے لحاظ سے مفید اور بابرکت کرے اور وہ سلسلہ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورے اتریں۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ ٹی۔ایم۔اے راولپنڈی نزیل ربوہ)

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی جو بٹوے میں ہے گری ہوئی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر ذیل کے ایڈریس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

بشیر احمد نسیم بھٹی
پروپرائٹر بھٹی میڈیکل ہال۔ ریلوے روڈ
(رحمت بازار)
نزد ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴